بسم اللہ الرحمان الرحیم

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کے الزام کا جواب

آج سے تقریباً ۲ سو سال قبل برصغیر پاک و ہند میں مختلف مذہبی تحریکیں بڑی شدت کے ساتھ ایک دوسرے سے برسرِ پیکار تھیں اور انگلستان سے عیسائی پادری برصغیر پاک و ہند میں خدا کی بادشاہت قائم کرنے کے لئے وارد ہوئے۔ کچھ عرصہ بعد چونکہ ہندوستان میں انگریز کی حکومت بھی قائم ہوچکی تھی۔ اس لئے عیسائی منادیہ گمان کرتے تھے کہ ہندوستان میں یسوع مسیح کا جھنڈا بہت جلد گاڑ دیں گے۔ اور عیسائیت سارے ہندوستان میں غالب آجائے گی۔ چنانچہ عیسائی پادری اسلام پر بڑے زور سے حملہ آور ہورہے تھے اور بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور مسلمانوں کی دیگر مقدس شخصیات پر گند اچھالنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرتے تھے۔ مسلمانوں کے لئے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ہر نبی اور ہر قوم کے ھادی کی عزت اور تکریم کرنا ان کے ایمان کا لازمی جزو تھا۔ لیکن عیسائی چونکہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خدا کا فرستادہ تسلیم نہیں کرتے تھے اس لئے عیسائی پادری انگریز عیسائی حکومت کے سائے تلے ادب و احترام کی تمام حدود کو پھلانگتے ہوئے آنحضرت ﷺ کے بارہ میں نہایت دلآزار زبان استعمال کرتے تھے اور آنحضرت ﷺ اور آپ کی ازواج مطہرات پر گند اچھالنے کے لئے نہایت گندی کتابیں شائع کی گئیں۔ ان کتابوں میں جو دلآزار زبان استعمال کی گئی اس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ پادری عمادالدین نے جب کتاب ''ھدایۃ المسلمین'' شائع کی تو وہ اس قدر دلآزار کلمات سے مملوتھی کہ اس پر اسے خود عیسائیوں نے ملامت کی۔ چنانچہ پادری کریون کے زیر اہتمام شائع ہونے والا اخبار ''شمس الاخبار لکھنؤ'' اپنی ۱۵ اکتوبر ۱۸۷۵ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے کہ:۔

''پادری عمادالدین کی تصنیفات کی مانند نفرتی نہیں کہ جس میں گالیاں لکھی ہوئی ہیں اور اگر ۱۸۵۷ء کی مانند پھر غدر ہوا تو اس شخص کی بدزبانیوں اور بے ہودگیوں سے ہوگا''

اس کے علاوہ کتاب دافع البہتان مصنفہ پادری رانکلین۔ رسالہ مسیح الدجال مصنفہ ماسٹر رام چندر عیسائی۔ سیرت المسیح والمحمد مصنفہ پادری ٹھاکرداس، اندرونہ بائبل مصنفہ ڈپٹی عبداللہ آتھم، کتاب محمد کی تواریخ کا اجمال مصنفہ پادری ولیم، ریویو براہین احمدیہ مصنفہ پادری ٹھاکرداس، سوانح عمری محمد صاحب مصنفہ اورنگ واشنگٹن، اخبار نور افشاں امریکن مشن پریس لدھیانہ، تفتیش الاسلام مصنفہ پادری راجرس، نبی معصوم مطبوعہ امریکن پریس لدھیانہ، امہات المؤمنین از حافظ سید احمد شاہ وغیرہ پادریوں کی گندہ دہنی کی جامع دستاویزیں ہیں۔

الزامی جواب اور اس کا جواز

اس صورتحال میں مسلمان علماء نے پادریوں کے جھوٹے الزامات کا ترکی بہ ترکی جواب دینے اور مسلمانوں کو مایوسیوں کی تاریکیوں سے نکالنے کے لئے ایک حکمت عملی اختیار کی جسے علم مناظرہ میں الزامی جواب کہا جاتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک بات جواب دینے والے کے عقائد میں شامل نہیں ہوتی لیکن جس مخالف کو جواب دیا جاتا ہے وہ بات اس کے عقائد اور مسلمات میں سے ہوتی ہے۔ اس لئے اس کی مسلمات کو پیش کر کے اسے ملزم ٹھہرایا جاتا ہے۔ اور یہ طریق قرآنی تعلیم کے عین مطابق ہے۔ کیونکہ قرآن کریم سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اگر کوئی معاند دین اپنی دریدہ دہنی اور بدزبانی میں ظلم کی حد تک پہنچ جائے تو اس صورتحال میں حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسے شخص کو ترکی بہ ترکی جواب دیا جاسکتا ہے جس کا مقصد مخالف کی اصلاح اور اسے دریدہ دہنی سے روکنا ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

۱۔ وَجَزٰٓؤُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا (الشوریٰ: ۴۱)

ترجمہ:۔ اور برائی کا بدلہ ہے برائی ویسے ہی۔

اس آیت کی تفسیر میں **نواب صدیق حسن خان صاحب** لکھتے ہیں کہ:۔

''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَ مِنْ شَيْءٍ فَعَلَى الْبَادِی حَتّٰی يَعْتَدِیَ الْمَظْلُوْمُ ثُمَّ قَرَأَ جَزٰٓؤُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا (ابوداؤد۔ مسلم)

یعنی دو شخص آپس میں گالی دینے والے جو کچھ انہوں نے کیا سوگناہ اس کا ابتداء کرنے والے پر ہے یہاں تک کہ زیادتی کرے مظلوم پھر آیت مذکورہ پڑھی۔''

﴿تفسیر ترجمان القرآن۔ جز و نمبر ۱۳۔ صفحہ ۲۲۹۔ مطبوعہ مفید عام آگرہ ۱۳۱۴ھ﴾

۲۔ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ (النسآء: ۱۴۹)

ترجمہ: اللہ بری بات کے اظہار کو پسند نہیں کرتا ہاں مگر جس پر ظلم کیا گیا ہے وہ اس ظلم کا اظہار کرسکتا ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ''اس سے مراد وہ شخص ہے جو تجھے گالی دیتا ہے اور تو اسے گالی دیتا ہے لیکن اگر تجھ پر وہ افتراء کرے اور تو اس پر افتراء نہ کرے۔''

(تفسیر القرآن العظیم۔ از امام ابن حاتم جلد ۴۔ صفحہ ۱۱۰۱۔ مطبوعہ ریاض)

علامہ فخر الدین رازیؒ لکھتے ہیں:۔

''اللہ تعالیٰ ناپسندیدہ اور بری باتوں کے اظہار کو پسند نہیں کرتا سوائے اس شخص کے حق میں جو بہت زیادہ ضرر رساں ہو اور اس کے مکر و فریب بہت زیادہ بڑھ جائیں پس اس صورت میں اس کی برائیاں اور بدخصائل ظاہر کرنا جائز ہیں''

(تفسیر کبیر از امام رازی۔ جز ۱۱۔ صفحہ ۸۹، ۹۰۔ طبع ثانیہ مطبوعہ تہران)

۳۔ وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتَابِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

مِنْهُمْ (عنکبوت:۴۷)

ترجمہ: اوراہل کتاب سے بحث نہ کرومگراعلیٰ اور مضبوط دلیل کے ساتھ سوائے ان لوگوں کے جوان میں سے ظلم کرنے والے ہوں۔(ان کوالزامی جواب دے سکتے ہو)۔

اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ کی تفسیر میں **نواب صدیق حسن خان** لکھتے ہیں:۔

''جدال کروان سے بغیر اَلَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ یعنی ان سے سختی اور درشتی کروجیسی انہوں نے تم سے سختی اور درشتی کی''۔(ترجمان القرآن۔صفحہ ۴۳۷۔مطبع ھند آگرہ۔۱۳۱۴ھ)

مندرجہ بالا آیات سے پتہ چلتا ہے کہ اگر کوئی مخالف دین بدزبانی اور دریدہ دہنی کا طریق اختیار کرتا ہے اور اپنے اس طریق سے باز نہیں آتا تو ایسے شخص کو حقائق کے مطابق سخت اور الزامی جواب دینا درست اور جائز ہے اور اس طریق کو بزرگان امت نے بھی اختیار کیا۔

۱۔ آنحضرت ﷺ نے جب بادشاہوں کو تبلیغی خطوط لکھے تو بدری صحابی حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ کومصر کے بادشاہ کے پاس تبلیغی خط دے کر بھیجا۔شاہ مصر نے آپ سے پوچھا کہ میں نے سنا ہے کہ تمہارے نبی اپنے وطن سے نکالے گئے تھے انہوں نے اس موقع پر اپنے نکالنے والوں کے خلاف بددعا کیوں نہ کی۔حضرت حاطب نے کہا کہ ہمارے نبی تو صرف وطن سے نکلنے پر مجبور ہوئے مگر آپ کے مسیح کو تو یہودیوں نے پکڑ کر سولی کے ذریعہ ختم ہی کردینا چاہا مگر پھر بھی وہ اپنے مخالفوں کے خلاف بددعا کرکے انہیں ہلاک نہ کرسکے۔مقوقس نے متاثر ہوکر کہا بے شک تم ایک دانا انسان ہو اور ایک دانا انسان کی طرف سے سفیر بن کر آئے ہو۔(اسد الغابۃ لامام ابن اثیر۔جلد دوم۔صفحہ ۲۲۷۔ترجمہ مولانا محمد عبدالشکور فاروقی مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور)

۲۔ ''ایک بار ایلچی روم پاس بادشاہ انگلستان کے گیا تھا اس مجلس میں ایک عیسائی نے اس کو مسلمان دیکھ کر یہ طعن کیا کہ تم کو کچھ خبر ہے کہ تمہارے پیغمبر کی بی بی کو لوگوں نے کیا کہا تھا اس نے جواب دیا کہ مجھ کو خبر ہے کہ اس طرح کی دو بیبیاں تھیں جن پر تہمت زنا کی لگائی مگر اتنا فرق ہوا کہ ایک بی بی پر فقط اتہام ہوا اور دوسری بی بی ایک بچہ بھی جن لائی۔وہ نصرانی مبہوت ہو کر رہ گیا۔یہ جواب بطور معارضے کے دیا گیا تھا۔واسطے الزام خصم کے نہ مطابق نفس الامر کے۔کیونکہ حقیقت میں عائشہؓ اور مریم دونوں اس عیب سے پاک تھیں''۔

(ترجمان القرآن جلداول از نواب صدیق حسن خان زیر آیت قَالَتْ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ وَلَدٌ۔آل عمران)

۳۔ ''پھر حضرت شاہ عبدالعزیز کی نسبت لکھا ہے کہ ایک پادری شاہ صاحب کی خدمت میں آیا اور سوال کیا کہ کیا آپ کے پیغمبر حبیب اللہ ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔تو کہنے لگا تو پھر انہوں نے بوقت قتل امام حسین فریاد نہ کی یا یہ فریاد سنی نہ گئی؟ شاہ صاحب نے کہا نبی صاحبؐ نے فریاد تو کی لیکن انہیں جواب آیا کہ تمہارے نواسے کو قوم نے ظلم سے شہید کیا ہے لیکن ہمیں اس وقت اپنے بیٹے عیسیٰ کا صلیب پر چڑھنا یاد آرہا ہے''

(رود کوثر از شیخ محمد اکرم ایم اے۔صفحہ ۵۹۰۔ادارۂ ثقافت اسلامیہ کلب روڈ لاہور)

عیسائی پادریوں کی بدزبانی اور مسلمان علماء کے الزامی جواب

پس اس زمانہ میں بھی جب عیسائی پادریوں نے آنحضرت ﷺ اور مسلمانوں کی مقدس ہستیوں پر اپنے جھوٹے اور بے بنیاد الزامات کی انتہاء کردی تو مسلمان حضرت عیسیٰ نبی اللہ پر تو کوئی الزام نہیں لگا سکتے تھے کیونکہ آپ کو خدا کا مقدس نبی تسلیم کرتے تھے۔لیکن اس کے مقابل پر اناجیل نے ایک مصنوعی یسوع اور عیسیٰ کی تصویر پیش کی ہے اور یہ وہ شخص نہیں جو بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا بلکہ عیسائیوں کی ایک مسلمہ شخصیت ہے جسے اناجیل میں یسوع کا نام دیا گیا ہے۔چنانچہ مسلمان علماء نے الزامی جواب کا طریق اختیار کرتے ہوئے اس فرضی یسوع کو اناجیل میں بیان شدہ واقعات اور احوال کی روشنی میں پیش کیا تا عیسائیوں کو اس آئینہ میں اپنا چہرہ نظر آجائے۔اور وہ آنحضرت ﷺ اور اسلام کی دوسری مقدس شخصیات پر گند اچھالنے سے باز آجائیں۔مسلمان علماء کی طرف سے پیش کردہ اس الزامی جواب کے چند نمونے درج کئے جاتے ہیں۔

☆ علماء اہل سنت کے مقتدا **مولوی رحمت اللہ مہاجر مکی** اپنی کتاب ازالۃ الاوہام میں لکھتے ہیں کہ:۔

۱۔ ''اکثر معجزات عیسویہ کو معجزات قرار نہیں دیا جاسکتا۔کیونکہ ایسے کام تو جادوگر بھی کر لیتے ہیں اسی وجہ سے یہود آپ کو نبی تسلیم نہیں کرتے اور ان کے معجزات کو ساحروں کے معجزے قرار دیتے ہیں'' (صفحہ ۱۲۹)

۲۔ ''جناب مسیح خود اقرار فرماتے ہیں کہ یحیٰ بیابان میں قیام پذیر تھے نہ عورتوں سے میل رکھتے تھے اور نہ شراب پیتے تھے لیکن مسیح خود شراب پیتے تھے۔اور آپ کے ہمراہ کئی عورتیں چلتی پھرتی تھیں۔اور آپ ان کی کمائی سے کھاتے تھے اور بدکار عورتیں آپ کے پاؤں کو بوسے دیتی تھیں اور مرتا اور مریم آپ کی دوست تھیں۔آپ خود بھی شراب پیتے تھے اور دوسروں کو بھی دیتے تھے''۔ (صفحہ ۳۷۰)

۳۔ ''یہودا نے اپنے بیٹے کی بیوی سے زنا کیا جس سے وہ حاملہ ہوگئی اور فارض پیدا ہوا جو کہ حضرت سلیمانؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے آباء واجداد میں سے ہے''۔ (صفحہ ۴۰۵)

☆ اہلسنت والجماعت کے جید عالم **مولوی آل حسن صاحب** اپنی کتاب استفسار میں رقمطراز ہیں:۔

۱۔ ''اور ذرے گریبان میں سر ڈال کے دیکھو کہ معاذ اللہ حضرت عیسیٰ کے نسب نامہ مادری میں دو جگہ تم آپ ہی زنا ثابت کرتے ہو''(یعنی تامار اور اریا) (صفحہ ۳۷)

۲۔ ''ان (پادری صاحبان) کا اصل دین وایمان آکر یہ ٹھہرا ہے کہ خدا مریم کے رحم میں جنین بن کر خون حیض کا کئی مہینے تک کھاتا رہا اور علقہ سے مضغہ بنا۔مضغہ سے گوشت اور اس میں ہڈیاں بنیں اور اس کے مخرج معلوم سے نکلا اور ہگتا موتتا رہا۔یہاں تک کہ جوان ہوکر اپنے بندے یحیٰ کا مرید ہوا۔اور آخر کار ملعون ہوکر تین دن دوزخ میں رہا''

(صفحہ ۳۵۰۔۳۵۱)

۳۔ ''انجیل اول کے باب یازدہم کے درس نوزدہم میں لکھا ہے کہ بڑے کھاؤ اور بڑے شرابی تھے''۔ (صفحہ۳۵۳)

☆ بریلوی مسلک کے بانی **مولوی شاہ احمد رضا خان صاحب** اپنی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں:۔

''نصاریٰ ایسے کو خدا کہتے ہیں ...... جو روٹی اور گوشت کھاتا ہے...... جو یقیناً دغاباز ہے پچتاتا بھی ہے تھک جاتا بھی ہے ایسے کو جس کی دو جورئیں ہیں دونوں پکی زنا کار حد بھر کی فاحشہ۔ ایسے کو جس کے لئے زناکار کی کمائی فاحشہ کی خرچی کمال مقدس پاک کمائی ہے۔''

(العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویہ جلد ا۔ کتاب الطہارہ باب التیمم۔ صفحہ ۷۴۰،۷۴۱)

☆ اہلحدیث مسلک کے نامور عالم **مولوی ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری** کا اخبار ''اہلحدیث'' اپنی ۳۱ مارچ ۱۹۲۹ء بروز جمعہ کی اشاعت میں لکھتا ہے:۔

''صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسیح خود اپنے اقرار کے مطابق کوئی نیک انسان نہ تھے۔ اسی طرح انجیل کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسیح نے اجنبی عورتوں سے اپنے سر پر عطر ڈلوایا'' (دیکھو متی ۶/۲۶۔ مرقس ۳/۱۴۔ یوحنا ۶/۱۲)

یوحنا میں تو یہ بھی لکھا ہے کہ آدھ سیر خالص عطر استعمال اس عورت سے آپ نے کرایا۔ اس نے کچھ سر پر ڈالا (مرقس) کچھ پاؤں پر ملا۔ (یوحنا)

لوقا میں تو یہ بھی لکھا ہے کہ ایک عورت نے جو اس شہر کی بدچلن اور فاحشہ عورت تھی مسیح کا پاؤں دھویا پھر اپنے بالوں سے پونچھا پھر انہیں چوما اور ان پر عطر ملا۔ (لوقا ۷/۳۷)

ظاہر ہے کہ اجنبی عورت بلکہ فاحشہ اور بدچلن عورت سے سر کو اور پاؤں کو ملوانا اور وہ بھی اس کے بالوں سے ملا جانا کس قدر احتیاط کے خلاف کام ہے اس قسم کے کام شریعتِ الٰہیہ کے صریح خلاف ہیں۔ امثال میں کیا خوب لکھا ہے کہ

''بیگانہ عورت تنگ گڑھا ہے اور فاحشہ گہری خندق ہے وہ راہزن کی طرح گھات میں لگی ہے اور بنی آدم میں بدکاروں کا شمار بڑھاتی ہے'' (امثال باب ۲۳۔ فقرہ ۲۸)

اسی طرح انجیل کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ معجزہ سے شراب سازی کا کام لے کر اپنا جلال ظاہر کرتے تھے۔ (دیکھو انجیل یوحنا: ۲/۹)

دیکھو شراب جیسے ام الخبائث چیز کا بنانا اور شادی کی دعوت کے لئے اس شراب کو پیش کرنا اور خود شرابی اہل مجلس کی دعوت میں معہ والدہ کے شریک ہونا اسی یوحنا میں موجود ہے۔ حالانکہ شراب عہد عتیق کی کتابوں میں قطعی حرام قرار پا چکی تھی۔ حضرت یسعیاہ شراب پینے والوں کی بابت فرماتے ہیں:۔

''ان پر افسوس جو مے پینے میں زور آور اور شراب پلانے میں پہلوان ہیں''
(دیکھو یسعیاہ باب ۵ فقرہ ۲۲)

☆ بانی مدرسہ دیوبند **مولانا محمد قاسم نانوتوی** لکھتے ہیں:۔

''نصاریٰ جو دعویٰ محبت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کرتے ہیں تو حقیقت میں ان سے محبت نہیں کرتے کیونکہ دارومدار ان کی محبت کا خدا کے بیٹا ہونے پر ہے۔ سو یہ بات حضرت عیسیٰ میں تو معلوم؟ البتہ ان کے خیال میں تھی۔ اپنی تصویر خیالی کو پوجتے ہیں اور اسی سے محبت رکھتے ہیں''۔ (ھدیۃ الشیعہ صفحہ ۳۲۶۔ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

☆ **مولوی ابوالاعلیٰ مودودی** لکھتے ہیں:۔

''حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ (عیسائی) اس تاریخی مسیح کے قائل ہی نہیں جو عالم واقعہ میں ظاہر ہوا تھا بلکہ انہوں نے خود اپنے وہم وگمان سے ایک خیالی مسیح تصنیف کر کے اسے خدا بنالیا ہے''۔ (تفہیم القرآن جلد ا۔ صفحہ ۴۹۱۔ سورۃ النساء زیر آیت مالمسیح ابن مریم ......)

مندرجہ بالا تحریروں سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ علماء اسلام نے اپنی تحریرات میں اس عیسیٰ کو پیش کیا ہے جس کا ذکر اناجیل میں ہے۔

بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی قرآن کریم اور احادیث نبویہ کی پیشگوئیوں کے مطابق اسلام کی برتری عیسائیت پر ثابت کرنے کے لئے مامور تھے۔ اس لئے آپ نے اس جہاد میں بھرپور حصہ لیا اور آپ نے مختلف مذاہب کے علماء کو یہ تلقین کی مذہبی مباحثات میں مذاہب کے بانیان اور بزرگوں پر گند اچھالنے کی بجائے صرف اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کی جائیں۔ اور ہر مذہب دوسرے مذہب کے عقائد کو رد کرنے کی بجائے اپنے عقائد کو اپنے مسلمات سے پیش کرے اس طرح بانیان مذاہب کی تحقیر وتخفیف کا طریق بھی چھوڑ دیا جائے۔ صلح وآشتی کا یہ نہایت عمدہ اصول پیش کرنے کے باوجود عیسائی پادریوں کی دریدہ دہنی جاری رہی۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ اور الزامی جواب

حضرت بانی جماعت احمدیہ نے جہاں عیسائی پادریوں کے الزامات اور اعتراضات کا جواب قرآن وحدیث، بائبل، تاریخ اور معقول دلائل سے پیش کیا وہاں آپ نے مجبوراً الزامی جواب کا طرز بھی اختیار کیا۔ اور پادریوں کی آنحضرت ﷺ کی شان میں نہایت گندی اور دلآزار باتوں کا جواب بائبل کے پیش کردہ یسوع مسیح کی تصویر دکھا کر دیا۔ اس سلسلہ میں حضرت بانی جماعت احمدیہ کی چند تحریرات پیش ہیں۔

۱۔ ''پادری فتح مسیح متعین فتح گڑھ ضلع گورداسپور نے ہماری طرف ایک خط نہایت گندہ بھیجا اور اس میں ہمارے سید مولیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ پر زنا کی تہمت لگائی اور سوا اس کے اور بہت سے الفاظ بطریق سب وشتم استعمال کئے .... ہمیں حضرت مسیح علیہ السلام کی شان مقدس کا بہرحال لحاظ ہے اور صرف فتح مسیح کے سخت الفاظ کے عوض ایک فرضی مسیح کا بالمقابل ذکر کیا گیا ہے اور وہ بھی سخت مجبوری سے کیونکہ اس نادان نے بہت ہی شدت سے گالیاں آنحضرت ﷺ کو نکالی ہیں اور ہمارا دل دکھایا ہے''۔
(نور القرآن نمبر ۲۔ روحانی خزائن جلد ۹۔ صفحہ ۳۷۶)

۲۔ ''جب ہمارا دل بہت دکھایا جاتا ہے اور ہمارے نبی کریم ﷺ پر طرح طرح کے ناجائز حملے کئے جاتے ہیں تو صرف متنبہ کرنے کی خاطر انہیں کی مسلمہ کتابوں سے الزامی جواب دیئے جاتے ہیں۔ ان لوگوں کو چاہئے کہ ہماری کوئی بات ایسی نکالیں جو

حضرت عیسیٰ کے متعلق ہم نے بطور الزامی جواب کے لکھی ہو اور وہ انجیل میں موجود نہ ہو''۔ (ملفوظات۔جلد ۵۔صفحہ ۳۵۴)

۳۔ ''ہم نے اپنی کلام میں ہر جگہ عیسائیوں کا فرضی یسوع مراد لیا ہے اور خدا تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ عیسیٰ ابن مریم جو نبی تھا۔ جسکا ذکر قرآن کریم میں ہے وہ ہمارے درشت مخاطبات میں ہرگز مراد نہیں اور یہ طریق ہم نے برابر چالیس برس تک پادری صاحبوں کی گالیاں سن کر اختیار کیا ہے''۔ (نور القرآن نمبر ۲۔روحانی خزائن جلد ۹۔صفحہ ۳۷۵)

حضرت عیسیٰؑ کا بلند مقام

پس حضرت بانی جماعت احمدیہ نے اپنی تحریرات میں نبی اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ہرگز ہرگز کوئی توہین آمیز کلمہ استعمال نہیں فرمایا بلکہ پادری صاحبان کے آنحضرت ﷺ اور دیگر مقدس ہستیوں پر لگائے جانے والے جھوٹے اور بے بنیاد الزامات کا جواب دینے دوسرے مسلمان علماء کی طرح عیسائیوں کے فرضی یسوع کی تصویر انہیں کی مسلمات سے پیش کر کے دیا۔ تا وہ جھوٹے الزامات لگانے کا طریق ترک کردیں۔ جہاں تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام (نبی اللہ) کا تعلق ہے آپ انہیں ہمیشہ عزت اور تکریم کی نظر سے دیکھتے تھے اور آپ کے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نبی تھے اور آپ کو انہیں کا مثیل ہونے کا دعویٰ بھی تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان کے بارہ میں حضرت بانی جماعت احمدیہ کی چند تحریرات پیش ہیں:۔

۱۔ ''ہم ناظرین پر ظاہر کرتے ہیں کہ ہمارا عقیدہ حضرت مسیح علیہ السلام پر نہایت نیک عقیدہ ہے اور ہم دل سے یقین رکھتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے سچے نبی اور اس کے پیارے تھے۔ ......پس ہم ان کی حیثیت کے موافق ہر طرح ان کا ادب ملحوظ رکھتے ہیں''۔ (نور القرآن نمبر ۲۔روحانی خزائن جلد ۹۔صفحہ ۳۷۴)

۲۔ ''جس حالت میں مجھے دعویٰ ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مجھے مشابہت ہے تو ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ میں اگر نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو برا کہتا تو اپنی مشابہت ان سے کیوں بتلاتا کیونکہ اس سے تو خود میرا برا ہونا لازم ہوتا ہے''۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ۳۔صفحہ ۸۷۔اشتہار نمبر ۱۹۴)

۳۔ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے ایک بزرگ نبی ہیں اور بلاشبہ عیسیٰ مسیح خدا کا پیارا برگزیدہ اور دنیا کا نور اور ہدایت کا آفتاب اور جنابِ الٰہی کا مقرب اور اس کے تخت کے نزدیک مقام رکھتا ہے اور کروڑ ہا انسان جو اس سے سچی محبت رکھتے ہیں اور اس کی وصیتوں پر چلتے ہیں اور اس کی ہدایت کے کاربند ہیں وہ جہنم سے نجات پائیں گے''۔ (ضمیمہ رسالہ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔روحانی خزائن جلد ۱۷۔صفحہ ۲۶)

۴۔ ''میں اس کو اپنا ایک بھائی سمجھتا ہوں اور میں نے اسے بار ہا دیکھا ہے ایک بار میں نے اور مسیح نے ایک ہی پیالہ میں گائے کا گوشت کھایا تھا۔ اس لئے میں اور وہ ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہیں''۔ (ملفوظات جلد ۲۔صفحہ ۲۵۱)

(صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

کے

الزام

کا

جواب

REFUTATION OF THE ALLEGATION
OF
INSULT
TO
JESUS CHRIST

Language:- Urdū